بدگمانی اور اس کے اثرات

تحریر: فریدہ سجاد

یوں تو تمام رذائل اخلاق انسانی شخصیت اور معاشرے کے لئے نقصان دہ ہیں اور اسلام ان سے کلیتًا اجتناب کا حکم دیتا ہے لیکن بدگمانی ایسی متعدی بیماری ہے جو انسان کی ذاتی زندگی سے لے کر معاشرے کی اجتماعی زندگی تک بگاڑ کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیتی ہے۔ بدگمانی سے مراد ایسی بات دل میں لانا ہے جس کا نہ یقین ہو اور نہ ہی اس کے متعلق دو عادل گواہ ہوں۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ. (الحجرات، ۴۹: ۱۲)

’’اے ایمان والو! زیادہ تر گمانوں سے بچا کرو بے شک بعض گمان (ایسے) گناہ ہوتے ہیں (جن پر اُخروی سزا واجب ہوتی ہے)۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے درج ذیل احادیث مبارکہ میں بدگمانی کرنے کی مذمت اور ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب مت تلاش کرو۔

(مسلم، الصحیح، کتاب البر و الصلۃ والآداب، باب تحریم الظن و التجسس، ۴:۱۹۸۵، رقم: ۲۵۶۳)

سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بدگمانی دل میں گھر کر جاتی ہے تو یہ مصالحت و مفاہمت کے سب امکانات ختم کر دیتی ہے۔ یہ اخلاقی برائی انسان میں موجود بقیہ اخلاقی خوبیوں کو بھی نگل جاتی ہے۔ ایسا شخص حقیقت و سچائی کا ادراک کرنے سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دو خیالات ہر انسانی دل میں چکر لگاتے رہتے ہیں، ایک خیال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے جو انسان کو نیکی اور سچائی کی طرف راغب کرتا ہے اور دوسرا خیال شیطان کی طرف

سے ہے یہ انسان کو حق اور بھلائی سے روکتا ہے۔ جس شخص کا دل بدگمانی میں مبتلا ہو شیطان اس کے لئے کینہ، بغض اور ٹوہ یعنی تجسس جیسے گناہ سرزد کروانے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے خون، اس کی عزت اور اس کے متعلق بدگمانی کو حرام کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کے متعلق بدگمانی کی اس نے اپنے رب کی متعلق بدگمانی کی۔

بدگمانی ایک ایسا گناہ ہے جس کے کرنے سے انسان دیگر گناہوں کی دلدل میں خود بخود پھنستا چلا جاتا ہے کیونکہ جب انسان کے دل میں کسی کے متعلق کوئی برا گمان آتا ہے پھر وہ اپنے گمان کی تصدیق کے لئے اس کی ٹوہ میں رہتا ہے اس کی باتیں سنتا ہے اور اس کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ بعض اوقات جاسوسی کرتا اور کرواتا ہے تاکہ اس کے ذہن میں اس شخص کے متعلق جو برا گمان آیا تھا اس کی تائید اور توثیق حاصل کر سکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ نے بدگمانی کے بعد تجسس کرنے یعنی کسی کی ٹوہ میں لگے رہنے سے منع فرمایا۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا (الحجرات، ۴۹: ۱۲)

”اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو چھپایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا اور جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ دری کی اللہ تعالیٰ اس کے عیب کا پردہ چاک کر دے گا اور اس شخص کو اس کے گھر میں رسوا کر دے گا۔ (کشف الخفاء، ۲: ۳۳۱)

مندرجہ بالا آیات اور احادیث مبارکہ میں جس بدگمانی اور تجسس سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا عیب صرف اس کی ذات تک محدود ہو تو اس سے متعلق کسی بھی طرح کی بدگمانی، عیب جوئی اور تجسس کرنا منع ہے لیکن اگر کسی شخص کا عیب اجتماعی زندگی، کسی ملک یا تنظیم کے لئے مضر ہو تو پھر اس کی تحقیق کر کے اس سے بازپرس کرنا اور اس کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حدود کو توڑتا ہے اور جو حدود میں مداہنت کرتا ہے، ان کی مثال ایسے ہے جیسے ایک قوم قرعہ اندازی کرے بعض لوگ کشتی کے نچلے

حصے میں ہوں اور بعض اوپر والے حصہ میں، نچلے حصہ والوں میں سے کوئی شخص پانی لینے کے لئے اوپر والوں کے پاس جائے جس سے اوپر والوں کو تکلیف ہو، تب نچلے حصہ والا کشتی کے پیندے میں کلہاڑی سے سوراخ کر کے پانی حاصل کرے، پھر اوپر والے اس سے کہیں کہ تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تب وہ کہے کہ میں پانی اوپر لینے جاتا تھا تو تمہیں تکلیف ہوتی تھی اور مجھے پانی کی ضرورت ہے، اب اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں تو وہ خود کو اور اس کو محفوظ کر لیں گے اور اگر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں مبتلا کر لیں گے۔

(بخاری، الصحیح، کتاب الشهادات، باب القرعة فی المشكلات وقوله إذا يلقون، ۲: ۹۵۴، رقم: ۲۵۴۰)

اسی طرح اگر کسی تنظیم، تحریک میں کام کرنے والے کسی شخص یا بعض افراد کے متعلق شبہ ہو کہ اس کے در پردہ سرگرمیاں جماعت اور تحریکی و تنظیمی کارکنان کے لئے نقصان دہ ہیں یا تنظیم کی عزت، ساکھ اور سلامتی کے منافی ہیں تو ایسی صورت میں اس کو پرایا معاملہ سمجھ کر یا خود کو غیر جانبدار ثابت کرنے کے خیال میں خاموش نہ رہا جائے بلکہ اسے تنظیم کی قیادت کے علم میں لانا ضروری ہے۔ اس کے برعکس تنظیم میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بدگمانی جیسی مہلک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور وہ ہمہ وقت اسی فکر اور جستجو میں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے دوسرے شخص کو برا بھلا کہا جائے یا کسی شعبے کو بدنام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اسے ہر وہ شخص دیانتدار اور صاحب الرائے نظر آتا ہے جو اس کے مزاج کے عین مطابق ہو۔ پس یہیں سے کسی کے عیب کا کھوج لگانے کے لئے یہ لوگ لکڑیاں اور تیل مہیا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اِدھر اُدھر سے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں، جس میں بتانے والوں کی اپنی کدورتیں اور بدگمانیاں بھی شامل ہو جاتی ہیں نتیجتاً تنظیمی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور کارکنان گروپ بندی اور اختلافات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں بدترین انسان کے متعلق آگاہ نہ کروں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ چغل خور لوگ ہیں جو اچھے دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈال دیتے ہیں۔“

(علل الحدیث، ۲: ۲۹۳، رقم: ۲۳۸۷)

لہٰذا جب آپ کے پاس ایسے بدگمان شخص سے کسی دوسرے شخص کے بارے میں کوئی ایسی معلومات ملیں جو تنظیم یا تحریک کے لئے نقصان دہ ہوں تو آپ پر لازم ہے کہ کوئی رائے قائم نہ کریں کیونکہ سماعت اور نظر میں دھوکے کا امکان بہرحال رہتا ہے اور حقیقت ویسے نہیں ہوتی جیسے آدمی سمجھ رہا ہوتا ہے۔

ہر وہ خبر جس کے متعلق کوئی صحیح علامت اور گواہی موجود نہ ہو اس کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے اور اس بدگمانی سے اجتناب کرنا واجب ہے لیکن ایسی بات یا خبر جس کے مثبت اور منفی پہلو نکل سکتے ہوں تو مسلمان کو حکم ہے کہ آپس میں حسن ظن سے کام لے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

حُسْنُ الظَنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

(ابوداؤد، السنن، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴: ۲۹۸، رقم: ۴۹۹۳)

''حسن ظن رکھنا حسن عبادت میں سے ہے۔''

اور ان چغل خوروں اور بدگمان لوگوں کا قطعاً لحاظ نہ کریں جنہوں نے تنظیم میں بدگمانی کا بیج بو کر تنظیم کی ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ ایسے لوگوں کے جرم پر پردہ ڈالنا سراسر ظلم ہے ضروری ہے کہ معاملہ کی مکمل تحقیق کرائی جائے اور اس معاملہ پر گواہی طلب کی جائے جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

البَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ والْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی

(ترمذی، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی ان البینة علی المدعی و الیمین علی المدعی علیه)

''گواہ مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔''

لٰہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بد ترین اخلاقی برائی کو کسی بھی صورت میں پنپنے کا موقع نہ دیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو حسن ظن اور باہمی اتفاق اور بھائی چارے کا ماحول پیدا کیا جائے۔ تا کہ آقائے دوجہاں ﷺ کے حسبِ ارشاد بدگمانی پنپ نہ سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رحمتِ مجسم سرکارِ دوعالم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یَاحَیُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاقَیُّوْمُ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. ''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔ (الاحزاب: ۵۶)

بے شمار دنیاوی مسائل کے حل، بروزِ قیامت شفاعت، جنت میں حضرت محمد ﷺ کی دائمی رفاقت و قرب حاصل کرنے کیلئے بکثرت درود شریف پڑھیئے۔ دس نیکیاں حاصل کرنے، دس گناہ بخشوانے اور دس درجے بلند کروانے کیلئے ابھی ایک مرتبہ یہ درود ابراہیمی پڑھ لیجئے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ جانیوالے حضرات سے حرم کعبہ اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام کی درخواست ہے۔ (نیک بنو، نیکی پھیلاؤ)

برائے ایصال ثواب: والدین و مرحومین امت محمدیہ ﷺ

طالبِ دعا: شیخ مُحمّد عاطف پوری (اوکاڑہ)

muhammadatif78692@ovi.com